روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

ہفتہ 2 ستمبر 2006ء 8 شعبان 1427 ہجری 2 تبوک 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 197

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اے خالص عربوں کے اصفیا واتقیا! تم پر سلام ہو۔اے ارض نبوت کے رہنے والو اور عظیم بیت اللہ کے پڑوسیو! تم پر سلام ہو۔تم اسلام کی امتوں میں سے بہترین ہو اور اللہ عزوجل کی جماعت کے بہترین لوگ ہو۔کوئی قوم تمہاری شان تک نہیں پہنچ سکتی۔تم شرف، بزرگی اور مرتبہ میں بڑھے ہوئے ہو اور تمہارے لئے یہ فخر ہی کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ سے وحی شروع کی اور اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کی جو تم میں سے تھا اور تمہاری زمین اس کا وطن تھا اور اس کا ماویٰ اور مولد تھا۔اور تمہارے لئے یہ فخر کافی ہے جو تمہیں اس نبی محمد مصطفیٰ سید الاصفیاء اور فخر الانبیاء اور خاتم المرسلین اور امام الوریٰ کی وجہ سے ملا..........اے میرے اللہ! زمین کے قطرات اور ذرات اور زندوں اور مردوں اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور ہر ظاہر و باطن کے شمار کے مطابق رحمت اور سلامتی اور برکت نازل فرما حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ہماری طرف سے ایسی سلامتی بھیج جو آسمان کی اطراف کو بھر دے۔خوشخبری ہے اس قوم کے لئے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا طوق اپنی گردن میں اٹھاتی ہے اور خوشخبری ہے اس دل کے لئے جو اس کے حضور تک پہنچ گیا اور اس سے جاملا اور اس کی محبت میں فنا ہو گیا۔اے اس زمین کے رہنے والو! جس پر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم پڑے اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے،تم سے راضی ہو اور تمہیں خوش رکھے۔تمہارے بارہ میں میری رائے بہت بلند ہے اور میری روح میں تم سے ملاقات کے لئے پیاس ہے۔اے اللہ کے بندو! میں تمہارے ملک اور تم لوگوں کی برکات دیکھنے کا بہت شوق رکھتا ہوں تاکہ میں خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے پڑنے کی جگہ کی زیارت کروں اور اس مٹی کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بناؤں اور اس کی بھلائی اور اس کے اچھے لوگوں کو دیکھوں اور اس کے نشانات اور علماء سے ملوں اور میری آنکھیں اس ملک کے اولیاء اور بڑے بڑے غزوات کے مقامات کو دیکھ کر ٹھنڈی ہوں۔میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے تمہاری زمین کا دیکھنا نصیب کرے۔اور مجھے اپنی بڑی مہربانی کی بنا پر تمہارے دیکھنے سے خوشی پہنچائے۔اے میرے بھائیو! میں تم سے محبت کرتا ہوں، تمہارے ملک سے محبت کرتا ہوں، تمہارے راستوں کی ریت اور تمہاری گلیوں کے پتھروں سے محبت کرتا ہوں اور تمہیں دنیا کی ہر چیز پر ترجیح دیتا ہوں۔اے عرب کے جگر گوشو! اللہ تعالیٰ نے تم کو بہت بڑی بڑی برکات اور بہت سے فضلوں سے سرفراز فرمایا ہے اور بڑی رحمتوں کا مرجع بنایا ہے۔تم میں اللہ کا وہ گھر ہے جس کی وجہ سے ام القریٰ کو برکت دی گئی ہے اور تم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ ہے جس نے دنیا بھر میں توحید کی اشاعت کی، اللہ تعالیٰ کا جلال ظاہر کیا اور تم سے وہ قوم نکلی جس نے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پورے دل اور پوری روح اور پوری عقل کے ساتھ محبت کی اور اپنے مال اور اپنی جانیں اللہ کے دین اور اس کی پاکیزہ ترین کتاب کی اشاعت کے لئے خرچ کر دیں۔پس تم ان فضائل کے ساتھ مخصوص ہو اور جس نے تمہاری عزت نہیں کی وہ ظالم اور حد سے بڑھنے والا ہے۔

(ترجمہ از عربی عبارت۔ آئینہ کمالات اسلام ۔ روحانی خزائن جلد 5ص 419-422)

عربوں کیلئے دعا

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

میں نے عربوں کیلئے دعا کی اور عرض کیا اے میرے اللہ! جوان (عربوں) میں سے تیرے حضور حاضر ہو اس حال میں کہ وہ مومن ہے تیری لقاء کو مانتا ہے تو تو تمام عمر اس سے بخشش کا سلوک فرما اور یہی دعا ابراہیمؑ نے کی، اسماعیلؑ نے کی اور حمد کا جھنڈا قیامت کے دن میرے ہاتھ میں ہوگا اور تمام مخلوقات میں سے میرے جھنڈے کے قریب ترین اس روز عرب ہوں گے۔

(کنزالعمال جلد6صفحہ :204)

محترمہ صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ کو سپرد خاک کر دیا گیا

۞ احباب جماعت کو یہ افسوسناک خبر سنائی جاچکی ہے کہ محترمہ صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ مورخہ 29۔ اگست 2006ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں دوپہر ایک بجے 79 سال کی عمر میں انتقال فرماگئیں۔آپ سیدنا حضرت مسیح موعود کی پوتی، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیٹی، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث وحضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی بہن، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خالہ، حضرت سید میر داؤد احمد صاحب کی اہلیہ اور محترم سید میر قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو تحریک جدید کی والدہ تھیں۔

آپ کی نماز جنازہ مورخہ 31۔ اگست 2006ء کو بعد نماز عصر بیت مبارک ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے پڑھائی۔اس موقع پر ربوہ اور دور ونزدیک کے متعدد اضلاع سے ہزاروں احباب نے شرکت کی۔اسی دن صبح کے وقت ربوہ اور بیرون ربوہ سے تشریف لانے والی خواتین نے محترمہ صاحبزادی صاحبہ کا آخری دیدار کیا۔

نماز جنازہ کے بعد آپ کی میت بہشتی مقبرہ لے جائی گئی۔جنازے کے ساتھ ساتھ خدام ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر دائرے میں چل رہے تھے تاکہ رش کی وجہ سے جنازہ بسہولت بہشتی مقبرہ پہنچے۔آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ کی اندرونی چار دیواری میں عمل میں آئی۔قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کرائی۔محترمہ صاحبزادی صاحبہ کیونکہ غریب پرور اور ضرورت مندوں کا خاص خیال رکھنے والی تھیں اس لئے اکثر خواتین وحضرات کی آنکھیں اپنی محسنہ کو رخصت کرتے وقت اشکبار تھیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اپنی رضا کی چادر میں لپیٹ لے۔لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان کا حامی وناصر ہو۔آمین

ہدایات برائے موصیان وورثاء موصیان

☆ موصی/موصیہ کی وفات کی صورت میں فوراً دفتر وصیت کو اطلاع دی جائے۔ موصی/موصیہ کا نام ولدیت/زوجیت اور وصیت نمبر سے ضرور مطلع فرمائیں۔ نیز یہ کہ موصی کی وفات کتنے بجے ہوئی اور وفات کا سبب کیا تھا؟

☆ موصی/موصیہ کی میت کو لے کر ربوہ کب پہنچیں گے اور کتنے احباب وخواتین ہمراہ ہوں گے۔؟

☆ اگر فیکس کی سہولت موجود ہو تو محترم صدر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ موصی کی آمد کا حساب اور جائیداد کی تفصیل اور حصہ جائیداد کی ادائیگی سے متعلق رپورٹ دفتر وصیت ربوہ کو فیکس کر دی جائے تا کہ جنازہ پہنچنے سے قبل دفتری کارروائی مکمل ہو سکے۔ دفتر وصیت کیلئے فیکس نمبر 047-6212398 (نظارت علیاء) استعمال کریں۔

☆ اگر ورثاء میں سے ایک فرد جنازہ سے پہلے دفتر وصیت پہنچ جائے تو تدفین کی اجازت کی بروقت کارروائی حاصل کر کے تاخیر کی زحمت سے بچا جا سکے گا۔

☆ دفتر وصیت کے فون نمبرز حسب ذیل ہیں۔

دفتر وصیت 047-6212969 بہشتی مقبرہ 047-6212976 موبائل نمبر: 0302-7689205

دارالضیافت کے فون نمبرز بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ 047-6212479/047-6213938

☆ جو وفات حادثہ سے ہو یا پولیس کارروائی کا امکان ہو تو ایسی میت کو عارضی طور پر امانتاً عام قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔

☆ ایسا موصی/موصیہ جس کی وصیت ابھی منظوری کے مراحل میں ہے اگر فوت ہو جائے تو اس کی نعش دفتر وصیت سے رابطہ اور مشورہ کرنے کے بعد ہی ربوہ لائی جائے۔

تابوت کا سائز: چوڑائی 1.5 فٹ اونچائی 1.25 فٹ اور لمبائی 6.5 فٹ مقرر رہے۔

احتیاط: اگر تابوت کا ڈھکنا قبضے والا ہو یا دو ٹکڑوں میں ہو تو میت کو ریت اور مٹی سے محفوظ رکھنے کیلئے پلاسٹک شیٹ ہمراہ لائیں۔

☆ دور دراز سے آنے والی میت کا امکان ہوتا ہے کہ موسم کی شدت کی وجہ سے خراب ہو جائے ایسی صورت میں موصی کی آمد و جائیداد اور مزید ترکہ کی بابت رپورٹ مقامی صدر/سیکرٹری صاحب مال کی تصدیق کے ساتھ ضرور فیکس کر دی جائے تا کہ میت کے پہنچنے سے پہلے موصی کے حساب کو مکمل کر کے بلا تاخیر تدفین ہو سکے۔

☆ بعض لواحقین موصیان کی عمر کے بارہ میں اصرار کرتے ہیں کہ ہمارے علم کے مطابق اتنی عمر ہے۔ دفتر وصیت موصی کے وصیت فارم کے مطابق عمر نوٹ کرتا ہے اگر عمر میں غیر معمولی کمی وبیشی ہو تو برتھ سرٹیفیکیٹ یا شناختی کارڈ کی کاپی دفتر کو فراہم کی جانی لازمی ہے ورنہ دفتری ریکارڈ میں عمر تبدیل نہیں ہوتی۔

☆ بعض احباب موصی/موصیہ کا ڈیتھ سرٹیفیکیٹ طلب کرتے ہیں، ڈیتھ سرٹیفیکیٹ تو ہسپتال یا ٹاؤن کمیٹی سے بنتا ہے دفتر وصیت صرف تصدیق دیتا ہے لیکن اس کیلئے بھی ضروری ہے کہ موصی کے ورثاء میں سے کسی کی درخواست ہو جو صدر/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ آئے۔

☆ امانتاً تدفین کے وقت کوشش کی جائے کہ تابوت لکڑی کا ہو (چپ بورڈ وغیرہ کا نہ ہو) تا کہ چھ ماہ بعد جب تابوت نکالا جائے تو بہتر حالت میں ہو اگر مجبوراً چپ بورڈ کا ہو تو تابوت کو پلاسٹک شیٹ میں لپیٹ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا مددگار ہو۔

نوٹ: ان ہدایات سے عہدیداران وصدران احباب جماعت کو بھی مطلع فرما دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ملازمت کے مواقع

۞ ایک ٹیکسٹائل ملٹی نیشنل کمپنی میں درج ذیل تجربہ کار مخلص احمدی حضرات کی فوری ضرورت ہے۔

1۔ لیبر ویلفیئر آفیسر

کسی ٹیکسٹائل میں بحیثیت لیبر آفیسر تین سے پانچ سال کا تجربہ ہو نیز لیبر لاء سے اچھی طرح واقف ہو۔

2۔ گودام انچارج

کسی ٹیکسٹائل مل میں بطور گودام انچارج 3 سے 5 سال کا تجربہ ہو ایکسپورٹ ورکنگ اور کمپیوٹر جانتا ہو۔

3۔ اسسٹنٹ سیکیورٹی آفیسر

آرمی ریٹائرڈ صوبیدار، نائب صوبیدار، نیز حوالدار بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔

4۔ سیکیورٹی گارڈز

آرمی ریٹائرڈ صحت منداور فعال جوان رابطہ کریں۔

5۔ ڈرائیورز

ڈرائیونگ لائسنس یافتہ اندرون شہر اور لانگ روٹ پر گاڑی چلانے کا تین سالہ تجربہ ہو۔ ترجیحاً شادی شدہ ہو۔

6۔ لفٹر ڈرائیور

لفٹر چلانے کا 2 سے 3 سال کا تجربہ ہو تنخواہ کے علاوہ اوور ٹائم کے روزانہ مواقع موجود ہیں۔

کمپنی کی طرف سے سنگل رہائش فراہم کی جائے گی، میرٹ بیس پر فیملی کوارٹر کا چانس ہے۔ امیدوار اپنی تعلیمی اسناد، تجربہ کے سرٹیفیکیٹس اور شناختی کارڈ کی فوٹو کاپیوں کے ساتھ درخواست دیں۔ رابطہ کیلئے نظارت امور عامہ سے رجوع کریں۔ (نظارت امور عامہ)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

انصار کی خصوصی توجہ کیلئے

۞ قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان کے تحت سالانہ مقابلہ مقالہ نویسی کی آخری تاریخ 31۔ اگست مقرر کی گئی تھی انصار کو زیادہ شرکت کا موقع دینے کیلئے اس میں 15 ستمبر تک توسیع کر دی گئی ہے۔ انصار اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

اعلان دارالقضاء

(مکرم نصیر احمد صاحب بابت ترکہ مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ)

۞ مکرم نصیر احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ میری ہمشیرہ مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم امیر احمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 10/2 دارالصدر شمالی برقبہ ایک کنال چار مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ تمام ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ ورثاء کی تفصیل درج ذیل ہے۔ میری ہمشیرہ غیر شادی شدہ تھیں۔

1۔ مکرمہ میمونہ بیگم صاحبہ۔ والدہ

2۔ مکرمہ بشریٰ پروین صاحبہ۔ ہمشیرہ

3۔ مکرمہ جمیلہ تارڑ صاحبہ۔ ہمشیرہ

4۔ مکرمہ رحمت امیر صاحبہ۔ ہمشیرہ

5۔ مکرمہ ہاجرہ قمر صاحبہ۔ ہمشیرہ

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اگر اس منتقلی پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان داخلہ

۞ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد نے درج ذیل فیلڈز میں چار سالہ بیچلرز ڈگری پروگرام میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ فزکس، کیمسٹری، میتھ میٹکس، زوآلوجی، باٹنی، انوائرمینٹل سائنس، بائیو انفارمیٹکس، فارم ڈی، ہوم اکنامکس، کمپیوٹر سائنس، سٹیٹسٹکس، ٹیلی کام انجینئرنگ ایجوکیشن، جیوگرافی، اپلائیڈ لینگوسٹکس، اکنامکس، اپلائیڈ سائیکالوجی، فائن آرٹس، بزنس ایڈمنسٹریشن، بینکنگ اینڈ فنانس، کامرس، اسلامک سٹڈیز۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 13 ستمبر 2006ء ہے۔ انٹری ٹیسٹ 16 اور 17 ستمبر 2006ء کو منعقد ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے فون نمبر 041-9200886 پر رابطہ کریں۔

۞ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور نے لاہور اور فیصل آباد کیمپسز میں انجینئرنگ کی مختلف فیلڈز میں داخلے کیلئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ درخواست دینے کے اہل وہ امیدوار ہیں جو انٹری ٹیسٹ میں شامل ہوئے ہیں۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 18 ستمبر 2006ء ہے نیز پراسپکٹس اور درخواست فارم مورخہ 31۔ اگست 2006ء سے دستیاب ہونگے۔ مزید معلومات کیلئے ان فون نمبرز پر رابطہ کریں۔

042-6829216,6829452,6829470

۞ یونیورسٹی آف دی پنجاب کالج آف آرٹ اینڈ ڈیزائن لاہور نے پانچ سالہ بیچلر آف آرکیٹکچر میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ درخواست فارم مورخہ 28۔ اگست 2006ء سے دستیاب ہیں جبکہ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 7 ستمبر 2006ء ہے اس پروگرام میں داخلے کیلئے ڈرائنگ ٹیسٹ مورخہ 12 تا 14 ستمبر اور ذہانت ٹیسٹ مورخہ 15، 16 ستمبر 2006ء کو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے ان فون نمبرز پر رابطہ کریں۔ 042-9211604,9211608

۞ کوئین میری کالج لاہور نے ایم اے/ایم ایس سی پارٹ ون میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ پراسپکٹس اور داخلہ فارم مورخہ 28۔ اگست 2006ء سے دستیاب ہیں۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 4 ستمبر 2006ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 27۔ اگست 2006ء ملاحظہ کریں۔

۞ یونیورسٹی آف سرگودھا نے درج ذیل پروگرامز میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ پی ایچ ڈی، ایم فل، ایم اے/ایم ایس اکنامکس، بی ایس اکنامکس، ایم اے ایجوکیشن بی ایس ایجوکیشن، بی ایڈ، ایم ایڈ، ایم اے انگلش، بی ایس انگلش، ایم اے ہسٹری، ایم اے انٹرنیشنل ریلیشن ایل ایل بی، ایم ایس سی ماس کمیونیکیشن اینڈ میڈیا سٹڈیز ایم ایس سی سائیکالوجی بی ایس سائیکالوجی، ایم اے سوشل ورک، بی ایس سوشل ورک، ایم اے اسلامک سٹڈیز، ایم اے اردو، بی ایس اردو، ایم بی اے، ایم بی اے (ایگزیکٹو) بی بی اے، بی ایس باٹنی، بی ایس زوآلوجی، ایم ایس سی کیمسٹری، بی ایس کیمسٹری، بی ایس کمپیوٹر سائنس، بی ایس فوڈ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، ایم ایس سی میتھ میٹکس، بی ایس میتھ میٹکس، ایم ایس سی فزکس، بی ایس فزکس، بی ایس سی (آنرز) ایگریکلچر درخواست فارم یکم ستمبر سے 11 ستمبر 2006ء تک دستیاب ہیں۔ مزید معلومات کیلئے ان فون نمبرز پر رابطہ کریں۔

(048-3019245,9230811-15)

(نظارت تعلیم)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

باغ احمد کا باثمر اور خوشبودار پودا اور نیک اعمال کے پھل

ربوہ اور اس کے ماحول کو پاک و صاف رکھنا ہماری ذمہ داری ہے

مکرم حنیف احمد محمود صاحب

مورخہ 12/جولائی 2006ء کے روزنامہ الفضل میں مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ نظامت وقار عمل کی طرف سے ربوہ کو پاک صاف رکھنے کے حوالہ سے ایک نصیحت آمیز اعلان بعنوان صفائی نصف ایمان ہے، شائع ہوا۔ اس کے تمام مندرجات پڑھے اور بغور پڑھے۔ فوراً دھیان جہاں ربوہ کے دوسرے شہروں سے ایک امتیازی شان کی طرف گیا وہاں ظاہری صفائی اور باطنی پاکیزگی کے آپس کے تعلق کی طرف بھی ذہن منتقل ہوا۔

اس میں کوئی شک نہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے کہ ربوہ کی ظاہری و باطنی تزئین وصفائی کا معیار دوسرے شہروں سے بہت بہتر ہے۔ بلکہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ بعض امور میں دوسرے شہروں کو ربوہ شہر سے ادنیٰ مناسبت بھی نہیں۔ جیسے گلی کوچے میں ہر شخص السلام علیکم کہہ کر دوسرے ہر شخص پر سلامتی بھیجتا نظر آتا ہے۔ علی الصبح بچوں کی زبانی صل علی کی پیاری پیاری آواز کانوں میں رس گھولتی سنائی دیتی ہے۔ ایک بیت الذکر میں باجماعت نماز رہ جائے تو قریب ہی چند گز کے فاصلے پر دوسری بیت الذکر اس نمازی کا اپنی بانہیں کھولے انتظار کرتی ملتی ہے۔ بازار میں عورتیں باپردہ نظر آتی ہیں۔ نمازوں کے اوقات میں دکاندار اپنی دکانیں بند کرکے اپنی قریبی بیت الذکر میں جاتے دکھائی دیتے ہیں۔ جیسے کسی کالونی کے مکین اپنی فیکٹری میں صبح جاتے ہوئے دیکھے جاتے ہیں۔ انجمن تاجران تو ہر شہر یا بازار میں ہوتی ہے مگر یہ ربوہ کا حسن ہے کہ یہاں کی انجمن تاجران کا ایک سیکرٹری نماز بھی ہے۔ جو نماز کے وقت دکانوں کے بند رہنے کی نہ صرف نگرانی کرتا ہے بلکہ دکانداروں کو نماز باجماعت کی طرف توجہ بھی دلاتا رہتا ہے۔ اور حضور انور کے خطبہ جمعہ کے وقت بھی ربوہ کے مکین اپنی روحانی پیاس بجھانے کے لئے اپنے کاروبار بند کرتے ہیں۔ اور گھروں اور سنٹروں میں اکٹھے ہوکر اپنی باطنی پاکیزگی واصلاح کے عہد وپیمان باندھتے ہیں۔ ہاں ہاں ربوہ کو دوسرے شہروں سے یہ امتیاز بھی حاصل ہے کہ اگر کسی جگہ معمولی سی بدی یا برائی کسی کو نظر آتی ہے تو پاس کھڑے شخص یا گزرنے والے کو فکر لاحق ہوتی ہے۔ وہ بدی کے دور ہونے کے لئے اور بدی کرنے والے کے لئے دعاؤں میں بھی لگ جاتا ہے اور متعلقہ نظام کو بھی متحرک کرتا ہے۔ اور یہ چیز ربوہ سے باہر دوسرے شہروں میں نظر نہیں آئے گی۔ وہاں تو آپا دھاپی کا سماں ہوتا ہے۔

ہمارے پیارے شہر ربوہ کی ایک خوبصورتی جس میں یہ دوسرے شہروں سے نمایاں ہے اور ربوہ کا حسن ہے وہ ربوہ کی سڑکوں کے دائیں بائیں ترتیب سے لگے پودے ہیں۔ جن کے اردگرد حفاظتی جنگلے ہیں اور ان جنگلوں پر بہت ہی خوبصورت اور پیاری تربیتی واصلاحی عبارتیں درج ہیں۔ میں ربوہ سے باہر بڑے شہروں میں مقیم رہا ہوں۔ اسلام آباد جیسے درختوں سے اٹے ہوئے خوبصورت شہر میں خدمات کی توفیق ملی ہے۔ چھوٹے ننھے منے درختوں کے اردگرد جانوروں سے بچاؤ کی خاطر جنگلے تو نظر آتے ہیں۔ مگر تربیتی واصلاحی عبارتوں سے عاری اور دوسرے شہروں میں درختوں کے کچھ حصہ کو گود کر نمبر رنگ کی ہوتی ہے۔

ربوہ میں ننھے منے درختوں کے اردگرد لگے حفاظتی جنگلوں پر لکھی عبارتوں میں ربوہ کے مکینوں کے لئے ایک بہت بڑا پیغام ہے اور وہ یہ کہ ربوہ کا ہر مکین باغ احمد کا اپنی ذات میں ایک پودا ہے اور جس طرح یہ مادی پودا اپنی ظاہری خوبصورتی پھول پتیوں اور سرسبز ٹہنیوں سے ربوہ کی خوبصورتی میں اضافہ کر رہا ہے۔ یا بڑا ہو کر کرے گا۔ بعینہ ہر احمدی اس جنگلے پر لکھی ہوئی عبارت کو اپنے اندر جذب کرکے اپنے اخلاق واطوار سے اور اچھی وپاکیزہ عادات سے ربوہ کی خوبصورتی کا باعث بنے گا۔ گویا کہ ایک طرف یہ مادی درخت ربوہ کی خوبصورتی میں اضافہ کر رہے ہوں گے اور دوسری طرف ربوہ کے مکین (باغ احمد کے پودے) قرآن واحادیث میں بیان فرمودہ اخلاق حسنہ کو اپنا کر ربوہ کی خوبصورتی اور باغ احمد کی خوبصورتی کا باعث بن رہے ہوں گے۔

باغ احمد کے پودے کا مضمون خود اللہ تعالیٰ نے کشف میں سیدنا حضرت مسیح موعود کو سکھلایا تھا۔ اوائل غالباً 1882ء کی بات ہے کہ حضرت مسیح موعود نے کشف میں دیکھا کہ

''ایک باغ لگایا جارہا ہے اور میں اس کا مالی مقرر ہوا ہوں۔''

(حیات احمد ص245 مرتبہ یعقوب علی عرفانی از تذکرہ ص675 ایڈیشن چہارم)

اس کے مطابق جو باغ حضرت مسیح موعود کو وراثت میں ملا پھر اللہ تعالیٰ نے لگا کر آپ کو باغبانی کے فرائض سونپے۔ اس کی رو سے ہم اس کے پودے ہیں اور ہماری خوبصورتی اور سرسبزی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے، اس کے محبوب اور منظور نظر بننے کے لئے اپنے بہت ہی پیارے رسول حضرت محمد مصطفی ﷺ کی تعلیمات پر قدم ماریں۔ آپ کے کامل مطیع وفرمانبردار بن جائیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''میں جانتا ہوں کہ ہماری جماعت ایک درخت کی طرح ہے وہ اصلی پھل جو شیریں ہوتا اور لذت بخشتا ہے نہیں آیا۔ جیسے درخت کو پہلے پھول اور پتے نکلتے ہیں۔ پھر اس کو پھل لگتا ہے جو سنیر و پھل کہلاتا ہے وہ گرجاتا ہے۔ پھر ایک اور پھل آتا ہے۔ اس میں سے کچھ جانور کھا جاتے ہیں اور کچھ تیز آندھیوں سے گر جاتے ہیں۔ آخر جو بچ رہتے ہیں اور آخر تک پک کر کھانے کے قابل ہوتے ہیں وہ تھوڑے ہوتے ہیں۔

اسی طرح سے میں دیکھتا ہوں کہ یہ جماعت تو ابھی بہت ہی ابتدائی حالت میں ہے اور پتے بھی نہیں نکلے چہ جائیکہ ہم آج ہی پھل کھائیں۔ ابھی تو سبزہ ہی نکلا ہے جس کو ایک کتا بھی پامال کرسکتا ہے۔ ایسی حالت میں حفاظت کی کس قدر ضرورت ہے؟ پس تم استقامت اور اپنے نمونے سے اس درخت کی حفاظت کرو۔ کیونکہ تم میں سے ہر ایک اس درخت کی شاخ ہے اور وہ درخت (-) کا شجر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ اس شجر کی حفاظت کی جاوے''۔

(ملفوظات جلد چہارم ص615)

باغ احمد کے درخت کے پھل اور اس کے وصف یہ ہیں کہ ہم نماز باجماعت کے عادی ہوں۔ کوشش کرکے نماز تہجد ادا کریں۔ قرآن کریم کی روزانہ تلاوت کرنے والے ہوں۔ رمضان کے روزے اس کی شرائط کے مطابق رکھیں۔ اللہ کی راہ میں انفاق فی سبیل اللہ کرنے والے ہوں۔ توبہ واستغفار، تقویٰ وطہارت عفت، سچائی، صحبت صالحین، مہمان نوازی اور ایفائے عہد، احترام آدمیت، میانہ روی، قناعت، سادگی، کسب حلال، تواضع، انکساری، علماء وبزرگوں کا احترام، حلم، بردباری، رأفت، نرمی، عفو اور بہت سی خوبیاں ہمارے اوصاف ہوں۔ اور اخلاق سیئہ جیسے جھوٹ، تکبر، غرور تجسس، عیب جوئی، بدنظری، خیانت وحرص، بددیانتی، ریاکاری، نفاق، توہم پرستی جیسے کڑوے پھل نہ لگیں اور ہمارے ہر درخت کی ہر ٹہنی، ہر شاخ، ہر کونپل تروتازہ میٹھے اور خوشبودار پھلوں سے لدی ہوئی ہو۔ حضرت مسیح موعود خود فرماتے ہیں۔

''یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کردے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔''

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309)

پھر اس پودے کی آبپاشی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودہ ہے۔ خدا اس کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ وہ راضی نہیں ہوگا جب تک کہ اس کو کمال تک نہ پہنچادے اور وہ اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کے گرد احاطہ بنائے گا۔ اور تعجب انگیز ترقیات دے گا۔ کیا تم نے کچھ کم زور لگایا۔ پس اگر یہ انسان کا کام ہوتا تو کبھی کا یہ درخت کاٹا جاتا اور اس کا نام ونشان باقی نہ رہتا۔''

(انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد 11 ص 64)

گویا ایسے نیک صالح لوگ اللہ تعالیٰ جماعت میں پیدا کرتا رہے گا جن کے نیک صالح اعمال سے اس پودا کی آبپاشی ہوگی۔

اس مضمون کو سیدنا حضرت مسیح موعود نے یوں بیان فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

''اے میرے عزیزو! میرے پیارو! میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو! جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو اور اپنی زندگی اپنا آرام اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میں جو کچھ کہوں تم اُسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے اور جہاں تک تمہاری طاقت ہے دریغ نہیں کرو گے۔''

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 34)

سیدنا حضرت مسیح موعود نے نہایت ہی پیار بھرے انداز سے اپنے مریدوں کو اپنے ایمان لانے والوں کو عزیزو اور پیارو کہہ کر مخاطب فرما کر ہر ماننے والے کو اپنے وجود کی سرسبز شاخ سے تعبیر کیا ہے۔ اور اگر شاخ کے لفظ پر غور کریں تو بہت اہم ذمہ داریاں ایک احمدی پر عائد ہوتی ہیں۔

یہاں حضور نے ٹہنی کے لفظ استعمال نہیں فرمائے کیونکہ ٹہنی خشک بھی ہوتی ہے۔ سرسبز ہمیشہ شاخ کہلاتی ہے۔ اب سوچنے کی بات ہے کہ شاخ کے کیا کام ہوتے ہیں۔ کیا وصف ہوتے ہیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ شاخ اپنی جڑھ سے براہ راست خوراک لیتی ہے۔ ایک احمدی کو چاہیے کہ وہ حضرت مسیح موعود کے نمائندہ حضرت خلیفۃ المسیح سے براہ راست خوراک حاصل کرے۔ اُن کے خطبات سنے۔ ان کو خطوط لکھتا رہے اور ان کی دعاؤں سے فیض سے حصہ پاتا رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے حال ہی میں اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا ہے کہ ہر احمدی اپنے آپ کو میرے خطبات کا پہلا مخاطب سمجھے۔

دوسرا وصف شاخ کا یہ ہوتا ہے کہ وہ خوراک جڑھ سے لے کر سرسبز رہتی ہے اور درخت کی اور ماحول کی خوبصورتی کا باعث بنتی ہے۔

بعینہ ایک احمدی کو بحیثیت درخت وجود کی شاخ کے اعمال حسنہ سے اپنے آپ کو مزین رکھ کر خوبصورتی کا باعث بننا ہے۔ گویا اُسے اعمال صالحہ کے پھل لگنے چاہئیں۔

تیسرا وصف یہ ہے کہ شاخ صرف خوبصورت ہی نہیں لگتی بلکہ اس کے اوپر پھل پھول لگتے ہیں۔ جو ذائقہ دار ہوتے ہیں اور لوگوں کے کام آتے ہیں۔ بعینہ ایک احمدی کو اعمال صالحہ اور اخلاق حسنہ کے ایسے پھل لگنے چاہئیں۔ جو دوسروں کو بھلے بھی معلوم ہوں اور ان کے نیک اعمال کی وجہ سے دوسروں کو بھی نیکی کی ترغیب

ہو اور وہ ان پھلوں سے فائدہ اُٹھا سکیں۔

ایک سرسبز شاخ کا چوتھا وصف یہ ہوتا ہے کہ اس شاخ پر آگے کونپلیں نکلتی ہیں۔نئی شاخیں نکلتی ہیں۔جو خوبصورتی میں اضافہ کا باعث بھی بن رہی ہوتی ہیں اور پھل بھی دیتی ہیں۔بعینہٖ ایک احمدی کو صرف اعمال صالحہ کا پھل ہی نہیں دینا بلکہ اپنے ساتھیوں کو نیک صالح اعمال سے مزین بھی کرنا ہے اور دعوت الی اللہ اپنوں میں بھی اور عزیزوں میں بھی کرنی ہے۔

اور ایک سب سے بڑا اہم وصف سرسبز شاخ کا یہ ہوتا ہے کہ جب خوشبودار، مزے دار اور ذائقہ دار پھلوں سے یہ شاخ لد جاتی ہے تو جھک جاتی ہے۔ایک احمدی کو بھی انعامات الٰہیہ کے جب پھل لگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احسانات کے نیچے دب جاتا ہے تو اُسے اللہ تعالیٰ کے حضور جُھک جانا چاہئے۔ پہلے سے زیادہ خشوع و خضوع، تضرع اور الحاح کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکاؤ ہونا ضروری ہے۔

ویسے تو ایک ہری اور سرسبز شاخ کے بہت سے پہلو اور وصف گنے جاسکتے ہیں تاہم اس مضمون کی مناسبت سے ایک وصف اور بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں اور وہ یہ کہ سرسبز شاخ کو جس وقت چاہو جس طرف چاہو اور جتنا چاہو جھکا لو۔ اسے مروڑ لو خشک ٹہنی کی طرح ٹوٹا نہیں کرتی بلکہ اس کے اندر جھکنے اور مڑ جانے کا وصف موجود ہوتا ہے۔

نہیں ہوسکتی چوبِ خشک سیدھی
ہری کو جس طرف چاہے جُھکا لے

اسی طرح ایک احمدی کو خلیفۃ المسیح یا اُن کا کوئی نمائندہ (عہدیدار) جب کسی نیکی کی طرف ایک خلق کی طرف بُلائیں تو اُسے فوراً اپنا جھکاؤ اس طرف کر لینا چاہیے اور ہمیشہ ایک سرسبز شاخ کی طرح اپنے آپ کو خلیفۃ المسیح اور عہدیداران کی اطاعت اور کامل اطاعت و وفاداری میں خلیفۃ المسیح کی طرف مائل رکھنا چاہئے۔ ایک احمدی کی وہی سمت ہونی چاہئے۔ وہی قبلہ ہونا چاہئے۔ جو خلیفۃ المسیح کی سمت اور قبلہ ہے۔

اور آج ہمارے پیارے امام ہمیں اللہ تعالیٰ کا پیار اور محبت سمیٹنے کی طرف بُلا رہے ہیں۔آج ہمیں اُس خدائے واحد و یگانہ کی عبادات بجالانے کی طرف بُلا رہے ہیں جو ہمارا خالق ہے۔آج ہمیں قرآن کریم کا مطالعہ کر کے اس کے احکام پر عمل کرنے کی طرف بُلا رہے ہیں۔آج حضور چاہتے ہیں کہ ایک احمدی کا سرسبز شاخ کی حیثیت سے جھکاؤ ہر نیکی اپنانے اور ہر بدی چھوڑنے کی طرف ہو، جدید الیکٹرونکس کی نت نئی ایجادات کے غلط استعمال کے مضر اثرات اور فیشن کی اندھا دھند تقلید سے اپنی نسلوں کو بچایا جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کے رسول کے دربار میں ہر احمدی کو لا بٹھایا جائے۔

ربوہ کے حسن کو ظاہری و باطنی لحاظ سے دوبالا کرنے کی بات ہو رہی تھی۔اس ناطے دیکھا جائے تو ربوہ کی تزئین اور خوبصورتی کے لئے جو درخت لگائے جا رہے ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ اعلیٰ اخلاق کو اپنا کر ہر احمدی بطور درخت بڑھے پھلے پھولے اور معاشرہ کے لئے خوبصورتی کا باعث ہو۔

ہمارے نوجوان عمومی طور پر لوگوں سے، مشہور کھلاڑیوں سے، اپنی پسندیدہ شخصیتوں سے آٹوگراف لیتے ہیں۔اور اِسے اپنے لئے سعادت سمجھتے ہیں۔ایک احمدی کے لئے سیدنا حضرت محمد ﷺ سے بڑھ کر اور کون سی شخصیت پسندیدہ ہوسکتی ہے۔ اخلاق حسنہ کے بارے میں آنحضرت ﷺ کے بتلائے ہوئے اقوال وارشادات دراصل ایک احمدی کے لئے سب سے بڑا سعادت مند آٹوگراف ہے۔جو ربوہ میں چھوٹے چھوٹے درختوں کے اردگرد آہنی جنگلوں پر نصب ہیں۔ ہمارے نوجوان ان اچھی باتوں کو بطور آٹوگراف اپنے پاس لکھ لیں اور یہ عہد کریں کہ ایک ایک کر کے ہم نے ان پر عمل کرنا ہے اور اگر ہر کوئی ان پر عمل کرتے ہوئے سچ بولے گا۔میٹھی زبان استعمال کرے گا۔پیار و محبت سے ایک دوسرے کو ملے گا۔ غصہ سے پرہیز کرے گا۔تکبر سے کام نہ لے گا۔ہمیشہ مسکراتے ہوئے ملے گا۔اعلیٰ اخلاق سے ربوہ کی تہذیب کو حُسن بخشے گا۔ہمسایوں سے حسن سلوک کریں گے۔تجارت میں ایمانداری کو اپنائیں گے اور ادب انسان کے زیور کو اپنا ماٹو بنا کر آگے بڑھیں گے تو ربوہ کے حُسن میں ،خوبصورتی میں روحانی معنوں میں بھی اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔اور جس ربوہ کا ذکر قرآن کریم میں امن اور چشموں والے مقام کے ساتھ ملتا ہے۔وہ روحانی معنوں میں اخلاق کے نیک صالح اعمال کے چشمے پھوٹنے کے معنوں میں اس پیاری بستی پر لاگو ہے اور انشاء اللہ لاگو رہے گا۔ کیونکہ جہاں اللہ تعالیٰ نے سورۃ المومنون میں ربوہ کا ذکر فرمایا ہے ساتھ ہی واعملو صالحاً کا حکم بھی دیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ربوہ کے افتتاح کے موقعہ پر اس کے قیام کی غرض وغایت ان الفاظ میں بیان فرمائی تھی۔

’’اس وادی بے آب و گیاہ کو ہم نے اس لئے چنا ہے کہ الگ تھلگ ماحول بنا کر آزادی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کرسکیں۔اگر ہمیں اپنا نام بلند کرنا مقصود ہوتا تو وہ شہروں میں زیادہ ہوسکتا تھا۔چنانچہ بعض شہروں کے لوگوں نے ہمیں پیشکش بھی کی تھی کہ ہم وہاں مرکز بنالیں۔لیکن وہاں آزادی کے ساتھ ہم کام نہیں کرسکتے تھے جب تک ہم یہاں رہیں گے (دین حق) کے جھنڈے کو بلند کئے رکھیں گے۔جب ہمارا اصل مرکز قادیان ہمیں مل جائے گا تو وہاں جا کر اس کام کو شروع کر دیں گے اور یہ مرکز اس علاقے کے لوگوں کے لئے رہ جائے گا۔یہ اجڑے گا نہیں۔کیونکہ جہاں ایک دفعہ خدا کا نام بلند کیا جائے وہ جگہ اُجڑا نہیں کرتی۔‘‘

(فرمودہ 20 ستمبر 1948ء ۔ الفضل 24 ستمبر 1948ء)

پھر فرماتے ہیں:۔

’’یہ مقام بھی اپنے درجے کے لحاظ سے مقدس ہے یہاں وہ لوگ بیٹھے ہیں جو یہ ارادہ لے کر یہاں آئے ہیں کہ وہ دین کی خدمت کریں گے۔یہاں دینی تعلیم دی جاتی ہے اور دینی تعلیم کے حصول کے لئے بہت دور دور کے ممالک سے لوگ یہاں آتے ہیں۔اگر کوئی یہاں آئے گا اور چاہے گا کہ اس کی اصلاح ہو جائے تو اس کی اصلاح ہو جائے گی۔حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ یہاں رہتے ہیں ان میں سے اکثر دین کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں اور جب تک یہاں کے رہنے والوں کی اکثریت خدمت دین میں لگی ہوئی ہے۔اس وقت تک وہ لوگ بھی مقدس ہیں اور یہ مقام بھی مقدس ہے۔‘‘

(الفضل 18 جنوری 1953ء)

پھر فرمایا:۔

’’تم (بیت) میں جاؤ تو یہی حکم ہے کہ ادب سے بیٹھو اور ذکر الٰہی کرو۔یہ مقام جس کو خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے بطور مقام ہجرت چنا ہے۔یہ بھی ایسے ہی مقامات میں سے ہے جن کی مثال ایک (بیت) کی سی ہے اور اس جگہ جب کوئی شخص آ کر بستا ہے خواہ وہ کوئی چھوٹا ہو یا بڑا عورت ہو یا مرد پڑھا ہوا ہو یا ان پڑھ اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اس کی اہمیت کو مدّنظر رکھ کر اپنی زندگی گزارے۔‘‘

(الفضل 29 / اپریل 1964ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک جلسہ سالانہ کے موقع پر فرمایا:

’’یہ کبھی نہ وہم کرنا کہ ربوہ اجڑ جائے گا۔ربوہ کو خدا نے برکت دی ہے۔ربوہ کے چپّہ چپّہ پر اللہ اکبر کے نعرے لگے ہیں۔ربوہ کے چپّہ چپّہ پر محمد رسول اللہ پر درود بھیجا گیا ہے خدا اس زمین کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔جس پر نعرہ تکبیر لگے ہیں اور محمد رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجا گیا ہے۔یہ بستی قیامت تک خدا تعالیٰ کی محبوب بستی رہے گی اور قیامت تک اس پر برکتیں نازل ہوں گی۔اس لئے یہ کبھی نہیں اجڑے گی۔کبھی تباہ نہیں ہوگی۔ بلکہ محمد رسول اللہ کا نام ہمیشہ یہاں سے اونچا ہوتا رہے گا۔

(خطاب جلسہ سالانہ 28 دسمبر 1956ء۔الفضل 14 مارچ 1957ء)

ایک اور جگہ اس کے قیام کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

’’ربوہ کی بنیاد کی غرض یہ تھی کہ یہاں زیادہ سے زیادہ نیکی اختیار کرنے والے اور دیندار لوگ آباد ہوں۔اس مقام کی بنیاد اس لئے رکھی گئی تھی کہ وہ دین کی اشاعت کا مرکز ہو۔پس یہاں بسنے والوں کو اس غرض سے بسنا چاہئے کہ وہ یہاں رہ کر دین کی اشاعت میں دوسروں سے زیادہ حصہ لیں گے۔ہم نے اس مقام کو اس لئے بنایا ہے کہ تا اشاعت دین میں حصہ لینے والے لوگ یہاں جمع ہوں اور دین کی اشاعت کریں اور اس کی خاطر قربانی کریں۔پس تم یہاں رہ کر نیک نمونہ دکھاؤ اور اپنی اصلاح کی کوشش کرو۔تم خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کرلو اگر تم اس کی رضا کو حاصل کرلو تو ساری مصیبتیں اور کوفتیں دور ہو جائیں۔اور راحت کے سامان پیدا ہو جائیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ 21 مئی 1954ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ربوہ کے دکانداروں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’پھر دکانداروں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اچھی اور ستھری چیز رکھیں اور مناسب نرخوں پر انہیں فروخت کریں اور بیع وشراء میں کسی قسم کا جھگڑا نہ ہونے دیں۔ قول سدید سے کام لیں کوئی پیچ نیچ میں نہ ہو۔جو بعد میں کسی قسم کی بدمزگی یا بدظنی کا باعث بنے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ اشیاء دو نقطہ ہائے نگاہ سے ستھری اور عمدہ کہلاتی ہیں۔ ایک وہ جو ظاہر میں ستھری ہوں اور ایک وہ جو اپنے اثر کے لحاظ سے صحت مند ہوں۔ایسی غذائیں (کھانے پینے کی چیزیں) جن کا صحت پر اچھا اثر نہیں پڑتا ربوہ کے دکانداروں کو نہیں لانی چاہئیں، نہیں بیچنی چاہئیں۔ پس صحت مند اغذیہ ہماری دکانوں پر بکنی چاہئیں‘‘۔

(خطبہ جمعہ 13 جنوری 1967ء ۔ خطبات ناصر جلد اوّل ص555)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع دکانداروں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’ہمارے پاس بھی کئی احمدی جب حج کر کے آتے ہیں تو کبھی مدینے کی جائے نماز دے دیتے ہیں اور کبھی کوئی تسبیح دے دیتے ہیں۔ یہ چیزیں وہ صرف محبت کے اظہار کے طور پر خریدتے ہیں کہ جس شہر میں محمد مصطفیٰ ﷺ پھرا کرتے تھے وہاں سے ہم نے کوئی چیز خریدنی ہے خواہ وہ چیز جاپان میں بنی ہو۔لیکن چونکہ وہ اس مقدس مقام سے منسوب ہو جاتی ہے۔ اس لئے برکت پا جاتی ہے۔اس میں ایک عظمت پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ پیار کا ایک اظہار بن جاتی ہے۔پس باہر سے آنیوالے احمدیوں کی ایک بڑی تعداد ضرورت سے بے نیاز ہو کر۔ یہاں صرف اس لئے شاپنگ کرتی ہے کہ جس جگہ کو خدا نے آج تمام دنیا میں نور پھیلانے کا مرکز بنایا ہے وہاں کی چیزیں لے کر جائیں۔ ان میں امریکہ جیسے ترقی یافتہ ممالک سے آنے والے احمدی بھی ہوتے ہیں۔ان کو ضرورت تو نہیں ہوتی کہ یہاں سے چیزیں خریدیں بلکہ ساری دنیا ان سے چیزیں خریدتی ہے۔اس لئے جب باہر کے مہمان یہاں آ کر شاپنگ کرتے ہیں تو خالصتاً نیکی کی وجہ سے اور للّٰہی محبت کے اظہار کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ایسے لوگوں سے جب بعض دکاندار زیادتی کرتے ہیں تو آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان کے ایمان کو کیسی ٹھوکر لگتی ہوگی۔ وہ منہ مانگے دام دے دیتے ہیں۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ ایک احمدی دکاندار جائز منافع سے زیادہ لے گا یا ہمارے بھول پن سے فائدہ اٹھا کر ہمیں کچھ زیادہ دام بتائے گا۔لیکن جب وہ دوسری جگہ جاتے ہیں اور وہاں نسبتاً نیک دکاندار ملتا ہے تو ان کو ٹھوکر لگتی ہے۔وہ کہتے ہیں کہ اچھا! یہ قیمت ہے اس کی؟ ہمیں تو فلاں جگہ یہ بتائی تھی۔چنانچہ ایسے واقعات وہ پھر بتاتے بھی ہیں......پس دکانداروں کو بھی خصوصیت کے ساتھ اپنے اخلاق کی اصلاح کی طرف توجہ دینی چاہیے اور دیانتداری کے تقاضے پورے کرنے چاہئیں۔اگر وہ محض للّٰہ ایسا کریں گے تو ان کے رزق میں برکت ہوگی ان کے ایمان میں برکت ہوگی ان کی اولادوں میں بھی برکت ہوگی اور اللہ تعالیٰ ان پر بڑے فضل نازل فرمائے گا۔‘‘

(خطبہ جمعہ 17 دسمبر 1982ء ۔خطبات طاہر جلد اول ص343 تا 345)

پھر فرمایا:۔

’’بازاروں کے حقوق سے تعلق رکھنے والا تیسرا پہلو یہ ہے کہ وہاں اونچی آواز میں ایسا کلام نہ کیا جائے

جو ربوہ کے معاشرے کے خلاف ہو اور کسی رنگ میں بھی کسی کی سمع خراشی کا موجب بنے۔ آوازیں دھیمی رکھنی چاہئیں اور خصوصاً ایسا کلام نہیں کرنا چاہئے جس سے کسی طرح کی سمع خراشی ہو یا دینی تہذیب کے خلاف ہو۔ آج مشرقی ملکوں کے بہت سے بازاروں میں فحش کلامی کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ خصوصیت کے ساتھ ہندوستان اور پاکستان میں یہ مرض بہت گہرا ہے۔ بہت سے مشرقی ممالک ہیں جو اس سے پاک ہیں لیکن پتہ نہیں کیا بدقسمتی ہے کہ روزمرہ کی گفتگو میں گالی دینا یہ ہندوستان اور پاکستان کی تہذیب کا ایک حصہ بنا ہوا ہے اور گلیوں میں لوگ ایک دوسرے کے ماں باپ کو نہایت ہی گندی گالیاں دیتے ہیں بلکہ ہل چلانے والے بیل کے ماں باپ کو بھی گالیاں دے رہے ہوتے ہیں اور گدھے چرانے والے گدھے کے ماں باپ کو گالیاں دے رہے ہوتے ہیں اور بچے اپنے ماں باپ کو ماں باپ کی گالیاں دے رہے ہوتے ہیں۔ یہ ایک ایسی گندی تہذیب ہے جس کا مذہب کے ساتھ دور کا بھی تعلق نہیں ہے اور پھر مذہب بھی (دین حق)۔ اس کی طرف منسوب ہونے والوں پر تو یہ ایک نہایت ہی گندہ داغ ہے۔ اس لئے ربوہ کو اس داغ سے پاک رکھیں اور ہرگز اس قسم کا کوئی کلام نہ کریں جو فحشاء میں داخل ہوتا ہو اور اگر کوئی بے احتیاطی کرتا ہے تو اسے پیار اور محبت سے سمجھائیں۔ عموماً ایسی باتیں ہونی چاہئیں جن میں ذکر الٰہی ہو، آنحضرت ﷺ کا پاک ذکر ہو، حمد باری ہو، درود ہو۔ ایسی باتیں ہوں جن کی خوشبو سے بازار مہکنے لگیں۔ ذکر الٰہی کی خوشبو بازاروں میں ہر سو پھیل جائے۔ پس گفتگو کو عموماً پاک اور صاف رکھیں۔ اگر کوئی ایسے موقعوں پر باہر سے آنے والا بدکلامی کرتا ہے خصوصاً ربوہ میں کئی لوگ عمداً شرارت کی نیت سے آجاتے ہیں اور کھلم کھلا بدکلامی کرتے ہیں۔ ان کا جواب تو وہی ہے جو حضرت مسیح موعود دے چکے ہیں کہ

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

اس لئے دوست بھی ان کی گالیوں کے مقابل پر دعائیں دینی شروع کریں کہ اللہ آپ کو ہدایت دے، اللہ آپ پر رحم کرے۔ اگر آپ عمداً ایسا کر رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کی اصلاح فرمائے۔ اگر غلطی کر رہے ہیں تو ہدایت دے۔

علیٰ ہذا القیاس کئی قسم کی دعائیں موقع کے لحاظ سے دل سے اٹھتی ہیں وہ آپ ان کو دیں لیکن گالی کا جواب گالی سے ہرگز نہیں دینا۔۔۔ بعض دکاندار جن کا تعلق دوائیں بیچنے سے ہے ان پر عام دکانداروں سے بھی زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ بیماری کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ بعض لوگوں کو آدھی رات کے وقت تکلیف ہو جاتی ہے اور اکثر دکانیں ادویہ بیچنے والوں کی اس وقت بند ہو جاتی ہیں اور ایک دو کھلی رہتی ہیں۔ یہ شکایت ملی ہے پچھلے سال بھی اور اس دفعہ دوران سال بھی کہ بعض ایسے دکاندار جو رات کو دکان کھولتے ہیں وہ لوگوں کی تکلیف سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یعنی نام تو یہ کہ خدمت ہو رہی ہے لیکن خدمت کے بہانے دراصل قصابی ہو رہی ہوتی ہے۔ لوگوں کی کھال اتار رہے ہوتے ہیں اور وہ عام دوا جو پچاس روپے میں ملتی ہے وہ رات کے وقت سو روپے میں دے رہے ہوتے ہیں اور پھر ساتھ بداخلاقی سے بھی پیش آتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ 23 دسمبر 1983ء۔ خطبات طاہر جلد 2 ص 643 تا 645)

ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے بھی دکانداروں کو نصائح فرمائی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

" اور یہ جو کاروباری لوگ ہیں ربوہ میں ان کو بھی میں یہ کہتا ہوں کہ اپنی چیزوں کے اعلیٰ معیار قائم کریں، اپنی سروسز کے اعلیٰ معیار قائم کریں۔ تاکہ کسی قسم کی کمی نہ رہے۔ ان کا بھی دوسروں سے مقابلہ ہونا چاہئے۔ اپنی قیمتوں کو بھی مناسب رکھیں تاکہ یہ شکوہ نہ ہو کہ زیادہ قیمتیں لیتے ہیں۔ اس لئے ہم نے کام نہیں کروایا۔ تو یہی کاروبار کا گر ہے۔ حضرت مصلح موعود نے جب ربوہ قائم فرمایا، بنیاد ڈالی، تو اس وقت جو دکانداروں کو نصیحت فرمائی تھی وہ یہی تھی کہ ایک تو اشیاء کے معیار اچھے رکھو دوسرے کم سے کم منافع لو۔ کاروبار اس سے چمکے گا۔ کاروبار کسی دھوکے سے کامیاب نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو توفیق دے کہ اس کے مطابق عمل کریں"۔

(خطبہ جمعہ 25 نومبر 2005ء۔ الفضل انٹرنیشنل 16 دسمبر تا 22 دسمبر 2005ء)

گاہکوں کے لئے لائحہ عمل تجویز کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا:۔

"کچھ بازاروں کے حقوق گاہکوں سے تعلق رکھتے ہیں اور کچھ دکانداروں سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو گاہک باہر سے آتے ہیں ان کا فرض ہے کہ دکانوں پر بھی جمگھٹا نہ کریں اور وہاں بھی چونکہ مستورات اور مرد اکٹھے ہوتے ہیں اس لئے حتی المقدور کوشش کریں کہ مستورات کو پہلے موقع ملے اور اگر ایسی بات ہو کہ ان کو پہلے موقع دینے سے خود اپنے آپ کو موقع ملے ہی نہ یعنی انتشار ہو تو پھر دکانوں میں دو حصے مقرر ہو جانے چاہئیں۔ ایک طرف مرد کھڑے ہوں اور ایک طرف عورتیں اور دکانداروں کو اس کا انتظام کرنا چاہئے کہ الگ الگ دونوں قسم کے گاہکوں کو بیک وقت خدمات مہیا کی جائیں۔ باہر سے آنے والے دوست خود بھی ان باتوں کا لحاظ رکھیں اور دکاندار سے ایسی بات نہ کریں جس کے نتیجہ میں چڑ پیدا ہو اور خواہ مخواہ تو تو میں میں کی نوبت آجائے۔ اگر سودا پسند آتا ہے تو لیں اور اگر نہیں پسند آتا تو نہ لیں اور چھوڑ دیں۔ بعض دفعہ گاہک بھی ایسی تلخ کلامی سے پیش آتے ہیں کہ اس کے نتیجہ میں دکاندار بھی مجبور ہو جاتا ہے۔ اس لئے دکان پر کم وقت ٹھہریں۔ ضرورت کی چیزیں دیکھیں۔ اگر پسند نہ ہو تو چھوڑ کر چلے جائیں لیکن وہاں بحث نہ کیا کریں اور اگر کوئی شکایت کی بات ہے تو اس کو ضرور انتظامیہ تک پہنچانا چاہئے بعض دفعہ قیمتوں میں ایک جگہ کے دوسری جگہوں سے اتنے فرق ہوتے ہیں کہ وہ مناسب نہیں لگتے۔ ایک شہر میں مثلاً ایک دکاندار اگر ایک روپیہ منافع لے رہا ہے تو دوسرا دکاندار اگر اسی چیز کے پانچ روپے منافع لے رہا ہے تو عام اقتصادی حالات میں جو کم منافع لینے والا ہے اس کو جزا مل جاتی ہے اور جو زیادہ لینے والا ہے اس کو سزا مل جاتی ہے۔ کیونکہ اس میں اقتصادی قانون کام کرتے ہیں۔ لیکن جب ربوہ میں یہ واقعات رونما ہوں تو ان کے نتیجہ میں باہر والے یہ تاثر لیتے ہیں کہ یہاں بڑا بے ہنگم انتظام ہے اور جو چاہے اور جتنا چاہے داؤ لگانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس طرح لوگ اہل ربوہ کی دیانت پر حملے کرتے ہیں، طعن دیتے ہیں۔ بعض لوگ واقعۃً ان باتوں سے ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ اس لیے جہاں تک گاہکوں کا تعلق ہے ان کا فرض ہے کہ جب وہ اس قسم کی باتیں دیکھیں تو وہ بروقت منتظم بازار یا افسر صاحب جلسہ سالانہ کو۔ جہاں بھی وہ مناسب سمجھیں کہ بات پہنچا دینی چاہئے، وہاں بات پہنچا دیں۔ اسی طرح اگر دکاندار بداخلاقی کریں تو ان کی بھی رپورٹ کیا کریں۔

(خطبہ جمعہ 23 دسمبر 1983ء خطبات طاہر جلد 2 ص 643 تا 645)

ربوہ میں رہائش رکھنے والوں کو لائحہ عمل دیتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا۔

"جو لوگ بھی مکان بنا کر مستقل طور پر یہاں رہنا چاہیں گے انہیں بعض شرائط اور قواعد وضوابط کی پابندی کرنی ہوگی۔

مثلاً ہر شخص کو خواہ اس کی تجارت کو نقصان ہو یا اس کے کاروبار پر اس کا اثر پڑے سال میں ایک ماہ خدمت دین کے لئے ضرور وقف کرنا ہوگا"۔

(فرمودہ جلسہ سالانہ 16 اپریل 1949ء مطبوعہ الفضل 20 اپریل 1949ء ص 4)

آخر میں مرکز میں آکر رہنے والوں کے بارے میں حضرت مسیح موعود کی نصیحت درج کی جاتی ہے۔ ایک دوست تجارت کے لئے قادیان آنا چاہتے تھے۔ آپ نے فرمایا۔

"یہ نیت ہی فاسد ہے اس سے توبہ کرنی چاہئے۔ یہاں تو دین کے واسطے آنا چاہیے اور اصلاح عاقبت کے خیال سے یہاں رہنا چاہئے۔ اصل نیت یہی ہو اور اگر پھر اس کے ساتھ کوئی تجارت وغیرہ یہاں رہنے کی اغراض پورا کرنے کیلئے ہو تو کوئی حرج نہیں۔ اصل مقصد دین ہو نہ کہ دنیا کیا تجارتوں کے لئے اور شہر موزوں نہیں۔ یہاں آنے کی اصل غرض کبھی دین کے سوا اور نہ ہونی چاہئے۔ پھر جو کچھ حاصل ہو جائے وہ خدا کا فضل سمجھو"۔ (ملفوظات جلد 1 ص 305)

اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیارے الفاظ میں دعا ہے کہ

اللہ کرے سب میں ایسی تبدیلیاں پیدا ہوں جو ہماری اس نئی جگہ حدیقۃ المھدی کے نام کی مناسبت سے ہم میں سے ہر ایک میں روح پیدا کردے کہ حقیقت میں مسیح ومہدی کے خوبصورت باغ کا خوبصورت خوشبودار اور خوش رنگ پھول اور پھل بننا ہے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق دے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 28 جولائی 2006ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو باغ احمد کا ایسا پودا بنا دے جو باثمر ہو، خوشبودار ہو، جو خود بھی بھلا لگے اور اپنوں اور غیروں کے لئے فائدہ مند ثابت ہو۔

سب سے پہلی ای میل

انٹرنیٹ سے متعلقہ افراد کی دلچسپی کے لئے عرض ہے کہ سب سے پہلی ای میل (E.Mail) بھیجنے کا اعزاز امریکہ کے "رے ٹام لنس" کے پاس ہے۔ اس نے پہلا ای میل پیغام 1971ء میں بھیجا جس کا مقصد یہ معلوم کرنا تھا کہ کیا ایک کمپیوٹر سے دوسرے کمپیوٹر پر پیغام بھیجا جاسکتا ہے۔ رے نے ہی ای میل میں @ (اے) کا نشان رکھا تھا تاکہ ای میل بھیجنے والے کا نام اس کے ایڈریس سے الگ رکھا جاسکے۔ پہلا بھیجا جانے والا ای میل پیغام (Qwertyuiop) تھا۔

(بقیہ صفحہ 6)

کے تحت فیصلے کیا کرتی تھیں۔ عورتیں مانتی بھی تھیں اور خوشی خوشی گھر واپس چلی جاتی تھیں اس طرح کئی گھروں کو اجڑنے سے بچا لیا۔ اپنی سلیقہ مندی اور سمجھداری سے ہجرت کی وجہ سے آنے والی تنگ دستی کو خوشحالی میں تبدیل کرلیا۔ چندوں میں فعال تھیں اور مرکزی نمائندوں کا بے حد احترام کرتی تھیں۔ اپنے میاں کی اعلیٰ درجہ کی فرمانبرداری اور حد سے زیادہ عزت واحترام کرتی تھیں۔

اپنی زندگی کے آخری دس سال بیماری میں گزارے۔ جوڑوں کا درد اور پرانے گنٹھیا کی تکلیف تھی۔ آخری سال میں چلنے پھرنے سے بھی معذور ہو گئی تھیں اپنی بیماری کو صبر سے برداشت کیا اور کبھی شکوہ نہ کیا اور دعاؤں پر زیادہ توجہ دینی شروع کردی گھر میں حسن سلوک کے ساتھ رہنا سکھا گئیں گھر کو جنت کا نمونہ بنادیا۔ اور گھر کے ہر فرد سے پیار اور حسن سلوک کرتی تھیں۔

4 مئی 1972ء کو جب اچانک ان کے میاں سردار کالا خان قریشی تھوڑے دنوں کی جان لیوا بیماری سے فوت ہوگئے۔ تو اس غم کو صبر سے برداشت کیا۔ مگر اکثر دیکھنے میں آیا کہ رات کو چارپائی کے اوپر قبلہ رخ ہو کر نوافل پڑھتیں اور دل کا غبار نکالتی تھیں۔ کبھی کبھی اکیلے میں بھی روتیں مگر کسی کو بھی محسوس نہ ہونے دیتیں۔ ان کے متعلق والد صاحب مرحوم کا آخری فقرہ جو انہوں نے اپنی وفات سے صرف دو دن پہلے کہا تھا کہ "اپنی ماں کا بہت خیال رکھنا کہ یہ تمہارے پاس دو اڑھائی ماہ کی مہمان ہیں"۔ خدا تعالیٰ نے ان کی یہ بات اس طرح پوری فرمائی کہ دو ماہ دس دن کے بعد 14 جولائی 1972ء کو امی بھی وفات پاگئیں۔ کسراں ضلع اٹک میں تدفین ہوئی اور دونوں قبریں پہلو بہ پہلو ہیں۔ خدا تعالیٰ ان دونوں پر اپنی رحمت اور فضل نازل فرمائے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

مکرم لیفٹیننٹ ریٹائرڈ قریشی محمد اسلم صاحب

پیاری امی "میماں جی" کی یادیں

میری امی 1908ء میں کنوئیاں (پونچھ) کے ایک انتہائی خوشحال گھرانے میں پیدا ہوئیں۔ ان کے والد محترم دیوان علی ایک با اثر زمیندار تھے۔ میری امی کا نام مہر بی بی تھا مگر میماں جی کے نام سے مشہور تھیں۔ میری والدہ کی تین بہنیں اور بھی تھیں۔ بہنوں میں آپ کا دوسرا نمبر تھا۔ آپ کی بڑی ہمشیرہ حسن بی بی نے بھی بیعت کر لی تھی۔ 1924ء میں میری امی کی شادی ایک اچھے خوشحال گھرانے میں مکرم سردار کالا خان قریشی صاحب کے ساتھ ہوئی۔ آپ بڑی سلیقہ منداور غربا پرور اور کھلے ہاتھ والی خاتون تھیں۔ دعا گو اور صاحب الرویا بھی تھیں۔ عزت نفس کا خیال رکھتے ہوئے ہر ممکن مدد کے لئے تیار رہتیں۔ تحمل سے بات سنتیں اور اچھے مشورے سے نوازتیں۔ 1930ء میں جب احمدیت پونچھ کشمیر کے گردونواح میں پہنچی تو میرے بڑے خالو تھانیدار فیروزالدین قریشی حضرت مسیح موعودؑ کی کتب سے متاثر ہو کر حلقہ بگوش احمدیت ہو گئے مگر غیر مبائعین میں چلے گئے۔ 1933ء میں حضرت مولوی محمد حسین سبز پگڑی والے کی دعوت الی اللہ سے نظام خلافت سے وابستہ ہوئے ان کے ساتھ ہی میری بڑی خالہ حسن بی بی جو امی کی بڑی بہن تھیں احمدی ہوگئیں۔ میری امی میماں جی کہا کرتی تھیں کہ اپنی ہمشیرہ سے سن کر اور ان کے بدلے ہوئے حالات دیکھ کر میرے اندر بھی احمدیت کے لئے دلچسپی پیدا ہو گئی۔ جو روز بروز بڑھتی چلی گئی۔ میرے نانا جی نے خود تو بیعت نہ کی البتہ بیٹیوں کی معاونت کرتے رہے۔ 1935ء میں حضرت مولوی محمد حسین صاحب (سبز پگڑی والے) کی دعوت الی اللہ سے متاثر ہو کر میری امی نے اپنے جیٹھ اور میرے تایا نمبردار عباس علی خان کی فیملی کے ساتھ بیعت کر لی مگر اپنے میاں سے جو اس وقت شدید مخالف تھے بیعت پوشیدہ رکھی۔ کہتی تھیں کہ ڈیڑھ برس تک مسلسل دعاؤں کے نتیجے میں میرے میاں نے قادیان جا کر دستی بیعت کی سعادت پائی تو اس خوشی میں امی نے صدقہ وخیرات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ کبھی کبھی امی بتایا کرتی تھیں کہ جب میرے میاں قادیان سے دستی بیعت کر کے واپس آئے تو مجھے پاس بٹھا کر کہا کہ میں احمدی ہو چکا ہوں تمہیں اگر رنج پہنچا ہے اور تم میکے جانا چاہو تو گھر میں جو چیز بھی تمہیں پسند ہے لے جا سکتی ہو تو امی کہتی ہیں کہ میں نے آہستہ سے کہا کہ آپ نے جو کل بیعت کی ہے وہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈیڑھ برس قبل قبول کر چکی ہوں۔ کہتی تھیں کہ میرے میاں بے حد خوش ہوئے اور حیرانگی تو ہونی ہی تھی بار بار کہتے اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے تمہیں اس نیک کام میں سبقت دی ہے دوسرے روز انہوں نے ایک بکرا بھی صدقہ دیا۔

1947ء میں ہندو مسلم فسادات کی وجہ سے ہجرت کرنا پڑی اور صرف تن کے کپڑوں میں گھر سے نکلنا پڑا۔ فرمایا کرتی تھیں کہ 1947ء تا 1952ء تک کا زمانہ انتہائی کٹھن۔ مصائب۔ مشکلات اور پریشانیوں کا تھا۔ انتہائی تنگدستی اور افلاس کا زمانہ تھا۔ مگر سلیقہ مندی۔ صبر و شکر سمجھداری اور دعاؤں سے یہ اندوہناک وقت گزارا۔ تقریباً ڈیڑھ دو برس کے دربدر پھرنے کے بعد 1949ء میں مانسر ریفیوجی کیمپ میں پہنچ گئے۔ بیرک نمبر 36 میں جہاں تمام خاندان کے گھرانے جمع ہو چکے تھے۔ بیس پچیس فیملیوں کے ساتھ بیرک میں رہائش ملی۔ جہاں حکومت وقت نے خبر گیری کی۔ تین چھٹانک آٹا فی کس کے حساب سے راشن ملنا شروع ہوا۔ ابتدائی دنوں میں ریفیوجی کیمپ میں نظام جماعت قائم ہو گیا۔ تو میری امی نے بے حد خوشی کا اظہار کیا اور ہر ایک سے کہتیں کہ اب ہم لاوارث نہیں رہے میری امی نے تحمل، صبر وضبط سے ہی کام لیا اور اپنے وقار اور بھرم کو قائم رکھا۔

ان ہی دنوں کا ایک واقعہ ہے کہ جس نے خاکسار کی زندگی کی بنیادی رکھی۔ مانسر کیمپ میں 50 ہزار مہاجرین رہ رہے تھے۔ حکومت نے بچوں کی تعلیم کی خاطر جلد سکول کھول دیا اور پڑھے لکھے مہاجرین کو بچوں کے پڑھانے کا کام سونپا۔ خاکسار بھی پہلی جماعت میں داخل ہوا۔ سکول جاتے ہوئے چند دن گزرے ہوں گے بھانت بھانت سے آئے ہوئے بچوں اور لڑکوں نے اودھم مچا رکھا تھا۔ چند ہوشیار قسم کے لڑکے ایک انتہائی گندہ بیہودہ شعر کورس میں گارہے تھے جو احمدیت کے خلاف تھا۔ مجھے بھی یاد ہو گیا اور سکول کے بعد گھر آ کر میں نے امی کو سنایا۔ مقصد تو امی کو خوش کرنا اور انعام لینا تھا امی نے جونہی شعر سنا۔ قہر آلودہ نظروں سے مجھے دیکھا اور بازو سے پکڑ کر دور لے گئیں۔ پہلے تو سختی سے سرزنش کی اور پھر احمدیت اور حضرت صاحب کے متعلق کچھ اس انداز سے سمجھایا کہ ان کا ایک ایک لفظ میرے دل پر نقش ہوتا چلا گیا۔ اس وقت میری امی کی آواز گلوگیر ہو گئی تھی۔ امی نے پہلی ہدایت یہ دی کہ خاکسار آئندہ ان گندے لڑکوں کے ساتھ نہیں بیٹھے گا اور پھر تنبیہ کی اگر کوئی پوچھے کہ تم کون ہو تو فوراً بولنا کہ میں احمدی ہوں دوسرے روز میں نے یہ نسخہ اپنی کلاس میں آزمایا تو خدا تعالیٰ نے مجھے تین کلاس فیلو ہم عمر احمدی لڑکوں کی دوستی عطا کر دی ان میں سے ایک دوست کا نام مقبول احمد تھا جو بعد میں مربی سلسلہ بنے اس روز گھر واپس آ کر امی کو یہ خوش خبری سنائی تو بہت خوش ہوئیں۔ اس کے بعد بھرپور توجہ کے ساتھ درثمین کی نظمیں مجھے یاد کروائیں اور ہر روز مجھے احمدیت کی باتیں کہانی کے روپ میں بتاتیں جو دل پر نقش ہوتی جاتیں۔

خاکسار کی اپنے والدین کے ساتھ تقریباً 32 سالہ رفاقت رہی۔ میں نے ہوش سنبھالنے کے بعد کبھی بھی اپنی امی کو اونچی آواز میں روتے نہیں دیکھا۔ کوئی بھی سانحہ ہو جائے دکھ پہنچ جائے ہمیشہ امی کو نماز میں ہی روتے دیکھا ہے۔ پہلی مرتبہ امی کو 1947ء میں اس روز نماز میں روتے دیکھا جب میرے نانا جی کے شہید ہونے کی خبر ملی۔ ہجرت کے ابتدائی ایام تھے۔ غالباً چوتھا یا پانچواں دن تھا۔ ہم لوگ موضع چرون میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے کہ یہ اندوہناک اطلاع ملی کہ میرے نانا جی مکرم دیوان علی صاحب اپنے آبائی گھر کی حفاظت کے لئے مقیم تھے اور ہجرت نہ کی تھی۔ انڈین آرمی کے کسی فوجی نے گھر کی دہلیز پر برسٹ مار کر شہید کر دیا۔ نانا جان تقریباً 70 برس کے تھے۔ یہ خبر تقریباً 2 گھنٹے میں علاقہ بھر میں پھیل گئی۔ دوسرے احباب کے ساتھ میری امی نے یہ خبر انتہائی صبر وسکون سے سنی کوئی واویلا نہیں کیا۔ مگر یہ کیا کہ ظہر کی نماز کا وقت ہوا۔ ایک کونے میں جائے نماز بچھائی اور امی نماز کے لئے کھڑی ہو گئیں اور پھر نماز لمبی ہوتی چلی گئی اور آنسوؤں کی جھڑی بھی، بڑی دیر تک سجدے میں رہیں سجدے میں ان کی حالت کا اندازہ ان کے جسم کی کپکپاہٹ سے ہوتا تھا۔ نماز سے فارغ ہوئیں تو بالکل نارمل تھیں اور گھر کے کام کاج میں مصروف۔ شام کے وقت بہت سارے لوگ تدفین کے لئے چلے گئے۔ جنہوں نے رات کے اندھیرے میں گھر کے صحن میں نانا جی کو دفن کیا عصر و مغرب و عشاء کی بھی نمازیں لمبی کیں اور دل کا غبار ہلکا کیا اور دو تین ماہ تک ایسی ہی حالت رہی۔ اکثر کہا کرتی تھیں کہ:

بڑا قیمتی ہوتا ہے یہ آنکھوں کا پانی۔ اگر اس کا استعمال جائز طریقہ سے اور موقعہ کی مناسبت سے ہو

سلیقہ نہیں تجھ کو رونے کا ورنہ
بڑے کام کا ہے یہ آنکھوں کا پانی

میری پیاری امی کے احسانات تو ان گنت ہیں جنہیں مشعل راہ بنا کر ہم اب بھی اپنی عافیت سنوارنے کی کوشش کر رہے ہیں ان کے ایک احسان کا ذکر ضرور کرنا چاہتا ہوں جو انہوں نے اپنی آنے والی نسلوں کے لئے صدقہ جاریہ کے طور پر کیا۔

1952ء میں مہاجر کیمپ کے تمام مہاجرین کی مختلف اضلاع میں آبادکاری کا کام شروع ہوا۔ میرے ابا ملازمت کے سلسلے میں گھر سے باہر تھے۔ ہر قبیلے کے الگ الگ گروپ تشکیل دیئے جانے لگے اور ہمارا قبیلہ دو گروپس میں بٹ گیا ایک گروپ غیر از جماعت رشتہ داروں کا جن میں میرے ننھیال کے بھی لوگ شامل تھے۔ اور دوسرا گروپ احمدی رشتہ دار خاندانوں کا۔ 1953ء کے ہنگامے شروع ہو چکے تھے۔ حکومت کے کارندے احمدیوں کے خلاف تھے۔ غیر محسوس طریقے سے اور خاموشی کے ساتھ نقصان دہ پہلو اختیار کر رہے تھے اچھی اچھی جگہیں اور قابل قدر مقامات پر احمدیوں کی آبادکاری دشوار اور مشکل بنا دی گئی تھی۔ پسندیدہ جگہوں پر غیر احمدی گروپس کو آباد کیا جا رہا تھا اور ایسی جگہیں جہاں ضروریات زندگی کی سہولتیں مثلاً سکول، ہسپتال، شہر، ڈاکخانہ وغیرہ ناپید تھے وہاں احمدیوں کو بھیجا جا رہا تھا۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے غیر احمدی رشتہ داروں نے زبردستی ہمارے کنبے کا نام اپنے گروپ میں درج کر لیا۔ بلکہ اعلانیہ انہوں نے اپنا فیصلہ صادر کر دیا۔ ابا جان موجود نہ تھے۔ اس لئے تمام تر ذمہ داری امی پر تھی خدا تعالیٰ نے فضل و رحم کیا کہ اچانک امی نے اپنے بڑے بیٹے (قریشی غلام محمد) کو حکم دیا کہ وہ جا کر غیر احمدی رشتہ داروں کی لسٹ سے اپنا نام کٹوا دے اور خود چل کر احمدی گروپ کے قافلہ سالار کے پاس جا کر نام لکھوایا۔ میرے ننھیال میں صف ماتم بچھ گئی۔ کسی نے سمجھایا کہ غیر احمدی رشتہ داروں میں بہت بہتر سہولتیں میسر ہوں گی۔ مگر امی جان نے تاریخی الفاظ کہہ کر یہ بحث ختم کر دی۔

عبدالحمید (گروپ لیڈر) غیر احمدی رشتہ داروں میں دنیا اور دنیاوی چیزیں تو وافر ملیں گی۔ مگر احمدیت سے کبھی نہ کبھی دستبردار ہونا پڑے گا۔ میں نے جو فیصلہ کیا ہے اس کے نتائج آنے والے پچاس سالوں میں سامنے آئیں گے۔ اس لئے یہ فیصلہ درست کیا ہے۔ کہ ہم احمدی رشتہ دار قبیلہ کے ساتھ رہیں گے۔ جہاں دنیا تو شاید نہ ملے مگر عاقبت ضرور ملے گی۔ اور ہماری احمدیت کو کوئی گزند نہیں پہنچے گی۔ خدا تعالیٰ میری امی اور ابو کو غریق رحمت کرے اور اس جہان میں ان کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔ 1952ء کے امی کے فیصلہ کے نتائج 1974ء اور پھر 1984ء میں حرف بہ حرف پورے ہوئے۔ جب تمام پرانے لوگ جو رشتہ داری کا احترام کرنا جانتے تھے اور میرے ننھیال کے محسن بھی تھے دونوں اطراف سے فوت ہو چکے اور دونوں اطراف کی نئی نسل جوان ہو چکی تھی۔

1952ء میں تمام احمدی خاندان کو سالار قافلہ مکرم ماسٹر عبدالحمید صاحب کے ہمراہ انتہائی پسماندہ گاؤں کسراں میں آباد ہونا پڑا جہاں کا ہائی سکول گاؤں سے آٹھ میل دور تھا اور یہ سولہ میل کا سفر صبح و شام کر کے تعلیم حاصل کرنا پڑتی تھی۔ بڑی سڑک سے تین میل ہٹ کر ہونے کی وجہ سے یہاں ترقی بہت آہستہ ہو رہی تھی۔ ہمیں آباد ہونے میں کافی عرصہ لگا۔ حکومت نے ہندوؤں کی چھوڑی ہوئی زرعی زمین ایک سو کنال فی کنبہ پہلے عارضی اور بعد میں قیمت لے کر مستقل دے دی۔ ہندوؤں کے مکانات 1947ء میں جل چکے تھے ان کے کھنڈرات پر گارے اور پتھروں سے کچے مکانات بنائے گئے۔ اور 1953ء میں سکھوں کی دھرم سالہ کی جگہ پر اپنی کچی بیت الاحمدیہ تعمیر کر لی اور یوں نظام جماعت کا سلسلہ جاری وساری ہو گیا۔ خاندان بھر میں میری امی کا منفرد مقام تھا۔ چھوٹے موٹے گھریلو جھگڑوں کو انصاف پر مبنی اصولوں

(باقی صفحہ 5 پر)

وہ احد ہے

کس نے کُن کہہ کر کئے پیدا زمین و آسماں؟
ذرے ذرے سے ہے کس کی عظمت و قدرت عیاں؟
حمد میں کس کی طیور خوش نوا ہیں نغمہ خواں؟
کون ہے بے شرکت غیر اس جہاں کا حکمراں؟

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد

ابر رحمت کون لاتا ہے ہوا کے دوش پر؟
کس کے فیضانِ کرم سے ڈالیوں پر ہیں ثمر؟
پردۂ ظلمت سے پیدا کون کرتا ہے سحر؟
کس کے ہیں یہ کوہ و صحرا کس کے ہیں یہ بحر و بر؟

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد

کون ہے جو بھوک میں روٹی کھلاتا ہے ہمیں؟
کون ہے جو پیاس میں پانی پلاتا ہے ہمیں؟
کون میٹھی نیند راتوں کو سلاتا ہے ہمیں؟
کون اپنے فضل سے دن کو جگاتا ہے ہمیں؟

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد

کس نے گلشن میں کیا سرو و سمن کا اہتمام؟
اذن سے کس کے ہے جاری یہ ہواؤں کا خرام؟
کس نے بود و ہست کا پیدا کیا ہے یہ نظام؟
انبیاء نے کس کی وحدت کا دیا ہم کو پیام؟

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد

خواجہ عابد نظامی

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پیر 4 ستمبر 2006ء

وقت	پروگرام
12:25am	لقاء مع العرب
1:25am	نیوز ریویو
2-00 am	جلسہ سالانہ یو ایس اے
5-05 am	تلاوت، درس حدیث، خبریں
5-50 am	لقاء مع العرب
6-55 am	خطبہ جمعہ
7-55 am	جلسہ سالانہ یو ایس اے
11-05 am	تلاوت، درس، خبریں
12-15 pm	گلشن وقف نو
1-20 pm	فرانسیسی سروس
2-00 pm	ملاقات
3-05 pm	انڈونیشین سروس
4-10 pm	سائن آف لیٹرڈیز
5-00 pm	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 pm	بنگلہ سروس
7-00 pm	خطبہ جمعہ
7-55 pm	سائن آف لیٹرڈیز
8-50 pm	انتخاب سخن
9-55 pm	فرنچ پروگرام
11:00pm	طب وصحت
11-30 pm	عربی سروس

منگل 5 ستمبر 2006ء

وقت	پروگرام
21-30am	لقاء مع العرب
1-35 am	جماعتی خبریں
2-10 am	گلشن وقف
3-30 am	خطبہ جمعہ
4-25am	طب وصحت
5-00 am	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 am	فرانسیسی پروگرام
6-30 am	لقاء مع العرب
7-35 am	خطبہ جمعہ
8-30 am	فرنچ ملاقات
9-40 am	طب وصحت
10-15 am	سائن آف لیٹرڈیز
11-00 am	تلاوت، درس، خبریں
12-05 pm	بستان وقف نو
1-05 pm	عربی سیکھئے
1-40 pm	سوال وجواب
2-25pm	ایم ٹی اے ورائٹی
2-55 pm	انڈونیشین سروس
3-55 pm	سندھی سروس
5-00 pm	تلاوت، درس، خبریں
6-05 pm	بنگلہ سروس
7-10 pm	خطبہ جمعہ
8:00pm	بستان وقف نو
9-00 pm	سیرت النبیؐ
9-45 pm	سوال وجواب
10-30 pm	عربی سروس

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

لندن کی آتش زدگی

لندن کی یہ آتش زدگی 2 ستمبر 1666ء کو چارلس دوم کے شاہی بیکر John Farynor کی بیکری سے شروع ہوئی اور 4 دنوں میں اس نے شہر کے ایک بڑے حصہ کو جلا کر خاکستر کر دیا۔

ہوا یوں کہ 2 ستمبر 1666ء کی شب John Farynor اپنا ایک تندور، بجھانا بھول گیا۔ جس نے رات کے تقریباً دو بجے پوری بیکری کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ بدقسمتی سے ہوا تیز تھی۔ اس لئے آگ تیزی سے بڑھنا شروع ہوگئی۔ تیز و تند ہوا کے باعث آگ بجھانے کی تمام کوششیں بیکار ثابت ہوئیں۔ آگ کے راستے میں مکانات کو گرا کر خلا پیدا کرنے کا عمل بھی بے سود رہا اور آگ برابر بڑھتی رہی۔ 4 ستمبر کو ویسٹ منسٹر ایبے کے نزدیک آگ بمشکل بجھائی جاسکی۔ اس آتش زدگی میں 13200 مکان جل کر راکھ ہوئے جس کے باعث 80 ہزار افراد بے گھر ہوگئے۔ 87 گرجا گھر بھی جل کر خاک ہوئے۔ سرکاری عمارتوں میں رائل ایکسچینج، گلڈ ہال اور کسٹم ہاؤس جیسی عمارتیں خاک ہوگئیں تاہم جانوں کا اتلاف بہت کم ہوا اور آٹھ افراد ہلاک ہوئے۔

تاہم اس آتش زدگی کا ایک فائدہ بھی ہوا اور وہ یہ کہ ایک برس پہلے طاعون کی جس وباء نے شہر کی ایک تہائی آبادی کو ہلاک کر دیا تھا اس کے جراثیم یکسر ختم ہوگئے اور جدید لندن میں نئے کشادہ اور ہوادار مکانات بنائے گئے۔

مشہور آرکیٹیکٹ سر کرسٹوفر رین Sir Christopher Wren نے ایک نہایت عمدہ نقشے پر نیا شہر آباد کیا اور متعدد گرجا گھر اور محلات بنائے جن میں سینٹ پال کیتھڈرل بھی شامل ہے۔ جو اس آتش زدگی میں مکمل تباہ ہوگیا تھا۔

خبریں
ملکی اخبارات میں سے

منہ توڑ جواب دینگے وزیراعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ پاکستان امن پسند ایٹمی قوت ہے اور کسی نے اس کی طرف میلی آنکھ سے دیکھا تو اسے منہ توڑ جواب دینگے۔ پاکستان میں ٹیلی کمیونیکیشن کے شعبے میں وسعت اور تیزی کے باعث اس میں زیادہ سرمایہ کاری کے مواقع ہیں۔ وہ اوسلو ناروے میں پاکستانیوں سے خطاب کررہے تھے۔

غیرملکی سرمایہ کاروں کو تحفظ دینگے صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان میں سرمایہ کاری کیلئے انتہائی سازگار ماحول ہے۔ سرمایہ کاری میں حائل بیوروکریٹک رکاوٹوں کو دور کرینگے۔ ترقیاتی مقاصد کیلئے ریکارڈ رقم مختص کی گئی ہے جس سے لوگوں کا معیار زندگی اور سٹائل تبدیل کیا جائے گا۔

مری میں 9 منزلہ عمارت منہدم۔

18 ملبے تلے دب گئے مری میں نومنزلہ عمارت منہدم ہوگئی جس سے 18۔افراد ملبے تلے دب گئے۔ سمراپارٹمنٹس کو زلزلہ سے نقصان پہنچا تھا۔ انتظامیہ نے خطرناک قرار دے کر خالی کرنے کا نوٹس دیا تھا۔

خانیوال اور کھوڑ میں حادثات 20 ہلاک

خانیوال کے قریب بس اور ٹرک میں خوفناک تصادم سے 10۔افراد جاں بحق اور 20 شدید زخمی ہوگئے۔ جبکہ راولپنڈی سے پنڈی گھیب آنے والی کوسٹر کھڑے ٹرک کے ساتھ ٹکرا گئی جس کے نتیجہ میں ڈرائیور سمیت 10۔افراد ہلاک ہوگئے۔

اقوام متحدہ کی ڈیڈلائن ختم ایران نے اقوام متحدہ کی طرف سے دی گئی ڈیڈ لائن ختم ہونے کے باوجود یورینیم کی افزودگی کا نیا سلسلہ شروع کردیا ہے۔ ایران پر ممکنہ پابندیوں کے خطرہ کی وجہ سے عالمی منڈی میں تیل کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں۔

سپریم کورٹ بگٹی کے قتل کا نوٹس لے اے

آرڈی کی کل جماعتی کانفرنس نے مطالبہ کیا ہے کہ نواب اکبر بگٹی کی ہلاکت کا سپریم کورٹ ازخود نوٹس لے تحقیقات کیلئے مشترکہ پارلیمانی کمیٹی بنائی جائے۔ بلوچستان میں فوجی آپریشن فوری بند کیا جائے

درخواست دعا

❁ مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ محترم پروفیسر میاں محمد افضل صاحب آف لاہور کچھ عرصہ سے بیمار ہیں اور بخار اور نقاہت کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ محترم پروفیسر صاحب مخلص خادم سلسلہ ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی کتب کے نئے تراجم اور دیگر تراجم کی اصلاح اور نظرثانی میں وکالت تصنیف سے تعاون فرماتے ہیں۔ ان کی کامل صحت یابی اور شفایابی کیلئے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم محمد حبیب اللہ غالب صاحب ولد مکرم محمد عبداللہ صاحب دارالعلوم غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کو 5 جون 2006ء کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا جس کے نتیجہ میں 13 جون کو پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں انجیوگرافی ہوئی لیکن کچھ پیچیدگیوں کی وجہ سے انجیو پلاسٹی موخر کردی گئی۔ اب مورخہ 2 ستمبر 2006ء کو انجیو پلاسٹی متوقع ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

دل خدا تعالیٰ کی محبت کیلئے بنایا گیا ہے
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

ربوہ میں طلوع وغروب 2 ستمبر

طلوع فجر	4:18
طلوع آفتاب	5:42
زوال آفتاب	12:08
غروب آفتاب	6:34

حکیم عبدالحمید اعوان کا چشمہ فیض

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

مطب حمید (رجسٹرڈ)

کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے

ہر ماہ 2-1 تاریخ کو محمد علی پلازہ نزد چونگی نمبر 8 ظفروال روڈ سیالکوٹ
فون: 052-540862 موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ 5-4-3 تاریخ کو عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/7
مکان نمبر P-256 فیصل آباد فون: 041-262223
موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 7-6 تاریخ کو دوکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمٰن
کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون 047-6212755-6212855
موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 12-11-10 تاریخ کو NW-741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی
نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4410945
موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ 17-16-15 تاریخ کو 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ
آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 0451-214338
موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 20-19-18 تاریخ کو شاپ نمبر 4 بلاک 47/A
قیصر پارک بالمقابل گریڈ اسٹیشن واپڈا امین روڈ گلشن راوی لاہور
فون: 042-7411903 موبائل: 0300-9644528
ہر ماہ 24-23 تاریخ کو ضیاء روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر
فون: 0691-50612 موبائل: 0300-9644528
ہر ماہ 27-26-25 تاریخ کو حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان
فون: 061-542502 موبائل: 0300-9644528
10 جوہر یو فاروق ایونیو آخری سٹاپ وفاقی کالونی نیو کیمپس لاہور
فون: 042-5301661
کرسچن ٹاؤن مین کورنگی روڈ نزد کورنگی بس ڈپو کراچی نمبر 31
موبائل: 0303-6229207
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں۔
ہیڈ آفس: مطب حمید مشہور دواخانہ
پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel:055-3891024-3892571Fax:+92-055-3894271
E-maiL:mata_e_hameed@yahoo.com
E-maiL:mata_e_hameed@hotmail.com
سب آفس: مطب حمید مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel:055-4218534-4219065
E-mail:matahameed@hotmail.com

C.P.L 29-FD

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
فی ڈبی 50 روپے
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 Fax:6213966

ضرورت ڈرائیور
ہمیں اپنی فیکٹری واقع جہلم کیلئے ڈرائیور کی ضرورت ہے۔
عمر کی حد 35 سے 40 سال۔ معقول تنخواہ بمعہ رہائش اور دیگر سہولیات
درخواستیں بمعہ تصدیق بھجوائیں۔
جنرل مینیجر: پاکستان چپ بورڈ فیکٹری جی ٹی روڈ۔ جہلم
فون: 1-646580

RABWAH
GRAMMAR SCHOOL
ربوہ گرامر سکول (انگلش میڈیم)
میں نرسری تا کلاس III کے
داخلہ جات سے کئے جارہے ہیں۔
خواہشمند والدین سکول کے دفتر سے
مزید معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔
پرنسپل
ایڈریس: 27/1 دارالصدر شمالی
فون: 6215676-6212132

خوشخبری
بچت۔ بچت۔ بچت۔ بچت
اب کمزوری یادداشت ودماغ کیلئے شہرہ آفاق
برین ٹانک یادداشت کا خزانہ
محدود مدت کیلئے Rs120/- کی بجائے 80/- روپے میں دستیاب ہے۔ 40/- روپے کی غیر معمولی بچت سے فائدہ اٹھائیں۔ جلدی خریدیئے۔ کہیں دیر نہ ہوجائے۔
یہ پیشکش 15 ستمبر 2006ء تک ہے۔
برین ٹانک کھایئے کلاس میں اول پوزیشن پایئے
خوبیاں ہی خوبیاں
(1) کمزوری یادداشت رکھنے والوں کیلئے یادداشت کا خزانہ
(2) نسیان (بھول جانا) کیلئے نسخہ کیمیاء (3) قبل از وقت بالوں کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ (4) نظر کی کمزوری کو دور کرتا ہے۔
(5) بھوک بڑھاتا ہے۔ (6) ہاضمہ کی خرابی کو دور کرتا ہے۔ (7) ہر وقت کے نزلہ زکام سے پیچھا چھڑاتا ہے۔
(8) کیرا، پرانے سردرد اور آنکھوں سے پانی آنا کیلئے بے حد مفید۔
تیار کردہ جان یونانی دواخانہ
چوک بیت المہدی گولبازار ربوہ فون دواخانہ: 047-6213149/6215465 موبائل: 0301-7964849

MBBS in China
Admission open in top Level Medical Universities recognized by the W.H.O,I.M.E.D of USA, ECFMG of U.S.A & GMC of U.K.
{Tuition fee is lower then in pakistan}
- China Medical University
- Gannan Medical University
- Hubei University of TCM
- Zehjiang Medical University
- Anhui Medical University
- Wenzhou Medical College

Education Concern ®
Mr. Farrukh Luqman.
829-C Fasial Town. Lahore . Pakistan
Cell#0301-4411770 Off#042-5177124/5162310
Email:edu_concern@cyber.net.pk

ہمارا نصب العین۔ دیانت۔ محنت۔ عمل پیہم
ہیون ہاؤس پبلک سکول (رجسٹرڈ) دارالصدر غربی ربوہ
نرسری تا مڈل کلاسز (مکمل انگلش میڈیم)
اعلیٰ تعلیم وتربیت A-1 نرسری اور پریپ کلاسز
خاص طور پر نرسری کلاس میں بسہولت داخلہ سے فائدہ اٹھائیں
پرنسپل: پروفیسر راجا نصراللہ خان۔ فون نمبر: 6211039